© rasailojaraid.com

قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی اکرم شفیعِ اعظم دکھے دلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو عالی مقام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حالِ دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

پروفیسر خالد شبیر

نعت

دماغ و دل پہ ہے نعتِ حضور کھلنے کو
کہ ہے دریچۂ کیف و سرور کھلنے کو

فراق و ہجر میں اکثر خیال آئے ہے
دلوں کی بات ہے پیشِ حضور کھلنے کو

نفس نفس میں انھی کی رچی ہوئی ہے مہک
حریمِ جاں پہ ہے نافہ ضرور کھلنے کو

انھی کے دم سے محبت کو عام ہونا تھا
انھی کے دم سے تھا عیبِ نفور کھلنے کو

درودِ نعت سے کچھ اس طرح لگے مجھ کو
نگاہ و دل پہ ہو جیسے زیور کھلنے کو

حریمِ جاں پہ جو سایہ وِلا کا ہے میرے
لگے ہے روح پہ میری رمزِ طور کھلنے کو

نوید صبح انھی سے تھی ملتی انساں کو
بشر بشر پہ تھا اک باب نور کھلنے کو

ثنائے شاہ سے محسوس دل کو ہوتا ہے
کہ جیسے قلب پہ ہے جلوۂ طور کھلنے کو

وفورِ شوق جو غالب ہے ان دنوں مجھ پر
رموزِ عشق ہیں تحت الشعور کھلنے کو

ہوا ہے نعت شناسا میرا یہ دل خالدؔ
ہے مجھ پہ بابِ عنایت ضرور کھلنے کو

© rasailojaraid.com